## سوال

(444)کیا مریض کےلیے کھجور کی تاڑی پینا درست ہے ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص بیمار ہے اس کے عارضہ کے لے حکما تجویز کرتے ہیں کہ تاڑی کھجور کی صبح کے وقت تازی ہے تو اس کے عارضہ کےلیے نافع ہوگا تو ایسی حالت میں آیا اس کےلیے جائز ہے یا عام طور پر بھی بہ تبدیل ظرف یومیہ کے لوگ پی سکتے ہیں یا نہیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کھجور کی تاڑی میں جو صبح کو پی جائے، خواہ تھوڑی، خواہ بہت، نشہ نہ ہو تو اس کا پینا جائز ہے،بیمار آدمی کےلیے بھی اور صحیح آدمی کےلیے بھی اور اگر اس میں نشہ ہو،اگر تھوڑی پینے میں نہ ہو، بلکہ زیادہ پینے میں ہو تو اس کا پینا ناجائز ہے، صحیح کےلیے بھی اور مریض کےلیے بھی یہی حکم ہے تبدیل ظرف یومیہ کی صورت میں،یعنی اگر نشہ نہ ہو تو عموماً جائز،ورنہ عموماً ناجائز ہے۔

"عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام"[1](اخرجہ احمد والاربعة وصححہ ابن حبان)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ہر نشہ آور شے خمر(شراب) ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے''

"عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ : "أَنَّ طَارِقَ ابْنَ سُوَيْدٍا لْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْخَمْرِ؟ فَنَهَاهُ، أَوْكَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا.
فَقَالَ : إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم : (إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ")[2] رواہ مسلم (اخرجہ مسلم وابوداود وغیرھما بلوغ المرام)

''وائل حضرمی رحمة اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خمر(شراب) کے بارے میں سوال کیا جو دوائی کےلیے تیار کی جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:وہ دوائی نہیں ہے وہ بیماری ہے۔''

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(2003)مسند احمد(16/2)سنن ابی داود رقم الحدیث(3679)سنن الترمذی رقم الحدیث(1861)سنن النسائی رقم

الحدیث(5582)سنن ابن ماجہ رقم الحدیث(3390)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1984)مسند احمد(317/4)سنن الترمذي رقم الحدیث(2046)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

**کتاب الاطعمۃ، صفحہ:681**

محدث فتویٰ